آیات نمبر 94 تا 100 میں غزوہ تبوک کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کو پیشگی خبر کہ جب آپ واپس پہنچیں گے تو یہ منافقین مختلف عذر تراشیں گے اور جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اللہ ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہو گا۔ صحرا نشینوں میں سے کچھ لوگ راہ خدا میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں جبکہ بعض دوسرے اسے حصول قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مہاجرین و انصار میں سب سے سبقت لے جانے والے لوگوں کے لئے بشارت کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ‌ؕ جب تم جہاد سے واپسی پر ان کے پاس جاؤ گے تو یہ لوگ تمہارے سامنے ہر طرح کے عذر پیش کریں گے قُلْ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَـكُمۡ قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ؕ تو آپ فرما دیجئے کہ بہانے مت بناؤ ہم ہرگز تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کریں گے، ہمیں اللہ نے تمہارے حالات سے باخبر کر دیا ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَـكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ اور اب آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمہارے طرز عمل کو دیکھے گا پھر تم اُس رب کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے جو ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہارے سارے اعمال کی تفصیل تمہارے سامنے رکھ دے گا ﴿۹۴﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ جب تم ان کے پاس واپس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے

تا کہ تم ان سے درگزر کرو لیکن تم اُن کی طرف التفات نہ کرنا اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ وَّ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ بلاشبہ یہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہو گا جو یہ کرتے رہے ہیں ﴿۹۵﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ لیکن اگر تم اُن سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہو گا ﴿۹۶﴾ اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ ؕ یہ اعرابی لوگ عام طور سے کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور ان میں وہ قابلیت نہیں ہے کہ دین کی ان حدود کو سمجھ سکیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائی ہیں وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بہت حکمت والا ہے ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ؕ اور ان اعرابی منافقوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو ایک قسم کا تاوان سمجھتے ہیں اور تم مسلمانوں کے لئے گردش زمانہ کے منتظر ہیں حالانکہ بری گردش تو انہی پر مسلط ہے وَ اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اور ان ہی میں سے کچھ اعرابی

ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر پوری طرح یقین رکھتے ہیں اور جو کچھ اللہ کی
راہ میں خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قربت اور اس کے رسول کی دعائیں حاصل کرنے
کا ذریعہ سمجھتے ہیں اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ یاد
رکھو! ان کی خیرات واقعی ان کے لئے قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ جلد ہی انہیں
اپنی رحمت میں داخل کرے گا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت معاف
کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿٩٩﴾ رکوع [١٢] وَ السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ
مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ وَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ
عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ
فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وہ مہاجرین اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان کی دعوت قبول
کرنے میں سبقت دکھائی اور وہ لوگ جنہوں نے اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کی،
اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے
جنت میں ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ لوگ ہمیشہ
ان میں رہیں گے ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ان نعمتوں کا حصول بہت بڑی کامیابی
ہے ﴿١٠٠﴾

آیات نمبر 101 تا 106 میں وضاحت کہ کچھ اعرابی اور کچھ مدینہ کے رہنے والے لوگ منافق ہیں جنہیں اللہ بخوبی جانتا ہے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ رسول اللہ کو تلقین کہ غزوہ تبوک کے حوالہ سے جن لوگوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے ان کے صدقات قبول کر لیں اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں، مستقبل میں ان کے اعمال پر نظر رکھی جائے گی۔ کچھ دوسرے لوگوں کا معاملہ ابھی ملتوی کر دیا گیا ہے، اللہ انہیں سزا دے گا یا ان کی توبہ قبول فرمالے گا

وَ مِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ تمہارے آس پاس کے رہنے والے کچھ اعرابی منافق ہیں وَ مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِیۡنَةِ ؔۛ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ اور اسی طرح خود مدینے کے کچھ لوگ بھی منافق ہیں، یہ سب لوگ صفت نفاق میں بہت ماہر ہو گئے ہیں، آپ ان سے واقف نہیں مگر ہم انہیں خوب جانتے ہیں سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَیۡنِ ثُمَّ یُرَدُّوۡنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیۡمٍ ۚ ہم انہیں قیامت سے پہلے دو مرتبہ سزا دیں گے پھر وہ قیامت میں بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے ﴿۱۰۱﴾ وَ اٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ ان کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا، انہوں نے کچھ اچھے اور کچھ برے، ملے جلے اعمال کئے تھے عَسَی اللّٰهُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡهِمۡ ؕ امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے گا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ بے شک اللہ بہت درگزر کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿۱۰۲﴾ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَكِّیۡهِمۡ بِهَا

وَصَلِّ عَلَیۡہِمۡ ؕ آپ ان کے اموال میں سے صدقہ قبول کر لیجئے تاکہ اس صدقہ
کے ذریعہ آپ ان کو خوب پاک وصاف کر دیں اور انکے لئے خیر و برکت کی دعا بھی
کیجئے اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ ؕ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے راحت و تسکین کا
باعث ہے وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ﴿۱۰۳﴾
اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَ یَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ
اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ وہ اللہ ہی ہے جو
اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ
بڑا توبہ قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿۱۰۴﴾ وَ قُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَیَرَی
اللّٰہُ عَمَلَکُمۡ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ اور آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ تم
عمل کئے جاؤ، اللہ اس کا رسول اور مسلمان سب دیکھیں گے کہ اب تمہارا طرزِ عمل
کیا رہتا ہے وَ سَتُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا
کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ پھر بالآخر تم اس اللہ کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو ہر پوشیدہ اور ظاہر
چیز کا جاننے والا ہے اور پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو ﴿۱۰۵﴾ ج وَ
اٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُہُمۡ وَ اِمَّا یَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ؕ اور ان
کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہیں جن کا معاملہ ابھی اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے، یا تو وہ
انہیں سزا دے گا یا ان کی توبہ قبول کر لے گا وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ اور اللہ بڑے
علم اور بڑی حکمت کا مالک ہے ﴿۱۰۶﴾

آیت نمبر 107

آیات نمبر 107 تا 112 میں مدینہ کے باہر مذموم مقاصد کے لئے مسجد ضرار تعمیر کرنے والوں کو سخت وعید اور رسول اللہ ﷺ کو اس مسجد میں نماز نہ پڑھنے کی تاکید۔ مدینہ کے باہر قبا کے نام سے ایک دوسری مسجد تعمیر کرنے والوں کے بارے میں تعریفی کلمات۔ اللہ اور اہل ایمان کے درمیان جنت کے عوض ان کے مال و جان خریدنے کا میثاق جو تورات، انجیل اور قرآن میں موجود ہے۔

وَ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفۡرًا وَّ تَفۡرِيۡقًاۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ اِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ اور منافقین میں سے کچھ لوگ وہ بھی ہیں جنہوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا ڈالی کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں اور کفر کو تقویت دیں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور اس مسجد کو ان لوگوں کے لئے قیام گاہ بنائیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایک عرصے سے برسرپیکار ہیں وَ لَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ اور وہ ضرور قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہمارا اس مسجد کو بنانے کا مقصد بھلائی کے سوا کچھ نہ تھا وَ اللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ پس اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کبھی اس مسجد میں نماز کے لئے کھڑے نہ ہوں لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد اول روز سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ واقعی

اس لائق ہے کہ آپ اس میں نماز کے لئے کھڑے ہوں بعض مفسرین کے نزدیک یہ
مسجد نبوی کی طرف اشارہ ہے جبکہ بعض دوسرے مفسرین اسے مسجد قبا قرار دیتے ہیں جو مسجد
نبوی سے چار کلومیٹر دور واقع ہے فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ
يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو پاک و صاف رہنا پسند کرتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاکیزگی اختیار کرنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنۡ
اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ
بُنۡيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ کیا وہ شخص بہتر ہے
جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی یا وہ بہتر ہے جو
اپنی عمارت کی بنیاد ایسے گڑھے کے کنارے پر رکھے جو گرنے والا ہے پھر وہ عمارت
اپنے بنانے والے کو لے کر جہنم کی آگ میں جا گرے وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ
الظّٰلِمِيۡنَ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم اور نافرمان لوگوں کی رہنمائی نہیں فرماتا ﴿۱۰۹﴾ لَا
يَزَالُ بُنۡيَانُهُمُ الَّذِىۡ بَنَوۡا رِيۡبَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ
ان کی بنائی ہوئی عمارت ہمیشہ ان کے دلوں میں شک اور نفاق کے باعث بے چینی کا
باعث بنی رہے گی سوائے اس کے کہ ان کے دل پارہ پارہ ہو جائیں وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ
حَكِيۡمٌ اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے ﴿۱۱۰﴾ رکوع [۱۳] اِنَّ اللّٰهَ
اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ ؕ
يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيَقۡتُلُوۡنَ وَ يُقۡتَلُوۡنَ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا فِى

التَّوۡرٰىةِ وَ الۡاِنۡجِيۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ بلاشبہ اللہ نے اُن مومنوں سے ان کی

جانیں اور ان کے مال جنت کے عوض خرید لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں تو

کبھی دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور کبھی خود شہید کر دیئے جاتے ہیں، اس کے بارے

میں تورات، انجیل، اور قرآن سب کتابوں میں سچا وعدہ کیا جا چکا ہے وَمَنۡ اَوۡفٰى

بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ

الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے، سو

اے مسلمانو! تم نے اللہ سے جو سودا کیا ہے اس پر خوشیاں مناؤ اور یہی بہت بڑی

کامیابی ہے ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآٮِٕبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآٮِٕحُوۡنَ الرّٰكِعُوۡنَ

السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ النَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَ

الۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰهِ ؕ اللہ سے یہ سودا کرنے والے مومنوں کی خصوصیات یہ

ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، شکر ادا کرنے والے، روزہ رکھنے

والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کام کی ترغیب دینے والے،

برے کام سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں وَ

بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ)! آپ ایسے مومنوں کو جنت کی خوشخبری سنا

دیجئے ﴿۱۱۲﴾

آیت نمبر 113

آیات نمبر 113 تا 119 میں مشرکوں کے لئے مغفرت طلب کرنے کی ممانعت خواہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ مخلص مہاجرین وانصار کے لئے عام قبولیت توبہ کی بشارت۔ ان تین لوگوں کی معافی کا اعلان جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ نبی (ﷺ) اور دوسرے مسلمانوں کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے حق میں استغفار کریں چاہے وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ یہ مشرکین اصحاب جہنم ہیں ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ‌ۚ اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے بخشش طلب کرنا محض ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ‌ؕ پھر جب اس پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اس کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بڑے ہی نرم دل اور بردبار انسان تھے ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوۡمًۢا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮهُمۡ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ‌ؕ اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اس وقت تک گمراہ قرار نہیں دیتا جب تک ان پر یہ واضح نہ کر دے کہ انہیں کن چیزوں سے پرہیز کرنا ہے اور وہ لوگ پھر بھی ان چیزوں سے پرہیز نہ

کریں[بعض صحابہ کو جنہوں نے ایسا کیا تھا یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ ایسا کر کے انہوں نے گمراہی کا کام
تو نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک بچنے والے کاموں کی وضاحت نہیں فرما دیتا، اس وقت
تک اس پر مؤاخذہ بھی نہیں فرماتا نہ اسے گمراہی قرار دیتا ہے] اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ
عَلِيۡمٌ بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ؕ يُحۡيٖ وَيُمِيۡتُ ؕ بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے،
وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا
نَصِيۡرٍ اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِىِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡ
بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ بلاشبہ اللہ نے
اپنے نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) پر مہربانی فرمائی اور ان مہاجرین و انصار پر بھی رحمت سے توجہ
فرمائی جنہوں نے مشکل وقت میں پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کا ساتھ دیا، جب کہ قریب تھا کہ
ان میں سے بعض لوگوں کے قلوب متزلزل ہو جائیں لیکن اللہ نے ان پر رحمت فرما
دی اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ بیشک وہ ان پر بہت ہی شفیق اور ہر وقت رحم
کرنے والا ہے ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ اور اسی طرح ان تین اصحاب
پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتۡ
عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا
مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ یہاں تک کہ جب زمین اپنی ساری وسعت کے

باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور خود ان کی زندگی ان پر شاق ہوگئی اور انہوں نے سمجھ لیا
کہ اللہ کی گرفت کے مقابلے میں اللہ کے سوا ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ثُمَّ
تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ پھر اللہ نے ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی تاکہ وہ اس کی
طرف پلٹ آئیں اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کا بہت
قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے یہ تین صحابی ایسے تھے جو منافقوں میں
شامل نہ تھے، انہوں نے جہاد کی تیاری بھی کی تھی، ان کا ارادہ تھا کہ غزوہ تبوک میں لشکر کے چلے
جانے کے کچھ دن بعد نکلیں گے اور تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے ان سے جا ملیں گے لیکن
محض سستی کی وجہ سے زیادہ عرصہ گزر گیا اور اس سے پہلے کہ وہ سفر شروع کرتے لشکر واپس آگیا
، انہوں نے جا کر رسول اللہ (ﷺ) سے معافی کی درخواست کی، لیکن ان کا معاملہ موخر کر دیا گیا
اور ان کے اہل و عیال سمیت تمام مسلمانوں پر ان سے ملنے کے لئے پابندی لگا دی گئی، بالآخر تقریباً
پچاس دن کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی ﴿۱۱۸﴾ ع رکوع [۱۴] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ اے ایمان والوں! اللہ سے ڈرو اور سچے
لوگوں کے ساتھ رہو ان لوگوں کی سچائی ہی کی وجہ سے ان کی توبہ قبول فرمائی گئی ﴿۱۱۹﴾

آیات نمبر 120 تا 129 میں اہل مدینہ اور اعرابیوں کو کامل وفاداری سے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے کی تلقین کہ اس راہ میں جو تکلیف وہ اٹھائیں گے اس پر انہیں اجر عظیم دیا جائے گا۔ مدینہ سے باہر کے مسلمانوں کو ہدایت کہ وہ اپنے قبیلہ میں سے کچھ لوگوں کو حصول تعلیم و تربیت کے لئے مجلس نبوی میں بھیجتے رہیں۔ اہل ایمان کو کفار سے جہاد کی تلقین۔ ہر نئی نازل ہونے والی آیت مومنوں کے ایمان میں اضافہ اور کافروں کے کفر میں اضافہ کرتی ہے۔ اللہ کا رسول ﷺ لوگوں کا بہت خیر خواہ ہے اور اہل ایمان کے لئے سراپا شفقت ورحمت ہے

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ اہل مدینہ اور ان کے قرب وجوار میں رہنے والے بدویوں کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ جہاد میں جانے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو رسول اللہ ﷺ کی جان سے عزیز تر سمجھیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا يَّغِيۡظُ الۡكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جانا اس لئے اہم تھا کہ یہ مجاہدین اللہ کی راہ میں پیاس، تھکان اور بھوک کی جو بھی مصیبت جھیلتے ہیں یا کوئی ایسا مقام طے کرتے ہیں جو کافروں کو ناگوار ہو یا دشمن سے وہ کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں تو اس کے بدلے ان مجاہدین کے لئے نیک اعمال لکھ دیے جاتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً وَّلَا يَقۡطَعُوۡنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ اور اسی طرح وہ مجاہدین جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ اور اس سفر جہاد میں جو وادی بھی وہ پار کرتے ہیں، اس سب

کا ثواب ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے ﴿۱۲۱﴾ وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ اور یہ مناسب نہیں کہ سب اہل ایمان ایک ہی وقت میں اپنے گھروں سے حصول علم کے لئے نکل کھڑے ہوں پس ایسا کیوں نہ ہُوا کہ ان کے ہر قبیلہ میں سے ایک جماعت نکل آتی اور دین کی سمجھ پیدا کرتی پھر یہ لوگ اپنے قبیلہ میں واپس جا کر بقیہ لوگوں کو اللہ کے احکام سنا کر ڈراتے تاکہ وہ گناہوں سے بچتے رہیں ﴿۱۲۲﴾ رکوع [۱۵] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ اے ایمان والو! تم ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے قریب ہیں اور کافروں کو تمہارے برتاؤ میں سختی محسوس ہونی چاہیئے وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور یقین رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان منافقوں میں سے بعض لوگ طنزیہ انداز میں پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کر دیا؟ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ تو جو لوگ ایمان والے ہیں اس سورت سے ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اس پر خوشیاں مناتے ہیں ﴿۱۲۴﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور باقی رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے تو یہ سورت ان کی سابقہ گندگی اور ناپاکی میں مزید اضافہ

کر دیتی ہے اور وہ مرتے دم تک کافر ہی رہتے ہیں ﴿۱۲۵﴾ اَوَ لَا یَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ یُفۡتَنُوۡنَ فِیۡ کُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَیۡنِ ثُمَّ لَا یَتُوۡبُوۡنَ وَ لَا هُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ وہ ہر سال ایک یا دو بار مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ تو یہ لوگ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت پکڑتے ہیں کہ ہر مصیبت اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے اور اس کا مقصد انسان کو اللہ کی طرف رجوع کرنے کی یاد دہانی ہوتا ہے ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ ؕ هَلۡ یَرٰکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انۡصَرَفُوۡا ؕ اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر نظر بچا کر واپس چلے جاتے ہیں صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ اللہ نے ان کے دلوں کو پلٹ دیا ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ بھی نہیں سمجھتے ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ بلاشبہ تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، تمہاری ہر تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے، وہ تمہاری بھلائی کے انتہائی خواہشمند ہیں، وہ مومنوں پر بڑے شفیق اور نہایت مہربان ہیں ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۫ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَ هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ پھر اگر اس پر بھی یہ لوگ روگردانی کریں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اس ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ﴿۱۲۹﴾ع رکوع [۱۶]

۞10:سورۃ یونس

| ترتیبِ تلاوت | نام سورہ | مکی / مدنی | تعداد رکوع | آیات | پارہ شمار | نام پارہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 10 | سُوۡرَةُ يُوۡنُس | مکی | 11 | 109 | 11 | يَعۡتَذِرُوۡنَ |

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 10 میں قریش کے حال پر افسوس کہ یہ حکمت سے بھری کتاب جو ہم نے ان ہی میں سے ایک شخص پر نازل کی ہے، اس کی قدر کرنے کے بجائے کہتے ہیں کہ یہ شخص جادوگر ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا، تم سب کو واپس لوٹ کر اسی کے پاس جانا ہے۔ اس نے یہ سب کچھ بے مقصد نہیں بنایا۔ جو لوگ اللہ سے ملاقات کی توقع نہیں رکھتے اور صرف اسی دنیا کی زندگی پر قانع ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کی منزل جنت ہو گی

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ الف، لام، را (حقیقی معنیٰ اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) یہ آیات ایسی کتاب کی ہیں جو حکمت و دانش سے لبریز ہے ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ کیا ان لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک آدمی پر وحی بھیجی کہ تمام لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور جو لوگ ایمان لے آئیں انہیں یہ بشارت سنا دے کہ ان کے رب کے پاس ان کے لئے بہت بلند مرتبہ ہے؟ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ اور اس شخص کے متعلق کافر کہنے لگے بلاشبہ یہ شخص کھلا جادوگر ہے ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَؕ بلاشبہ تمہارا رب تو اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم اور جلوہ گر ہُوا، وہی جملہ امور کی تدبیر کرتا ہے مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖؕ اس کے حضور کوئی شخص سفارش کرنے والا نہیں مگر ہاں اس کی اجازت کے بعد ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ یہی اللہ تمہارا رب ہے، پس اسی کی عبادت کرو، کیا تم اس بات پر غوروفکر نہیں کرتے؟ ۳ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًاؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّاؕ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے، یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِؕ بیشک وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے، انصاف کے ساتھ صلہ عطا فرمائے وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پینے کے لئے سخت کھولتا ہوا گرم پانی ملے گا اور ان کو دردناک عذاب ہو گا اس کفر کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے ۴ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَؕ وہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کو چمکدار اور چاند کو روشن بنایا اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں اور تاریخوں کا حساب معلوم کر سکو مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّۚ اللہ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ سمجھدار لوگوں کے لیے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر

بیان فرماتا ہے ۝۵ اِنَّ فِي اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ بلاشبہ رات اور دن کے ایک دوسرے کے آگے پیچھے آنے میں اور ان چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں، ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں ۝۶ اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ اطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ بے شک جو لوگ مرنے کے بعد ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے، یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے رہے ۝۸ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡ ۚ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے باعث ان کی منزل تک پہنچا دے گا تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِيۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ان کی شان یہ ہو گی کہ وہ نعمتوں سے بھرے باغات میں ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ۝۹ دَعۡوٰىهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ۚ ان باغات میں داخل ہوتے ہی وہ پکار اٹھیں گے کہ "اے اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے" اور جب وہ آپس میں ملیں گے تو کہیں گے کہ "تم پر سلامتی ہو" وَ اٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ اور ان کی ہر بات کا خاتمہ اس پر ہو گا کہ "ساری تعریفیں اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہیں" ۝۱۰ رکوع [۱]

آیات نمبر 11 تا 19 میں لوگوں کو تنبیہ کہ اللہ کی دی ہوئی مہلت سے فائدہ اٹھائیں۔ انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہر وقت اللہ کو پکارتا ہے اور جب اللہ تکلیف دور کر دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے۔ کفار کو یاد دہانی کہ اس سے پہلے بھی نافرمان قوموں کو ہلاک کیا جاتا رہا ہے۔ قیامت کے منکرین کہتے ہیں کہ قرآن میں ان کے کہنے کے مطابق ترمیم کر دو۔ قرآن تو اللہ کی جانب سے وحی ہے جس میں تبدیلی ممکن نہیں۔ کفار کو تنبیہ کہ رسول اللہ کی ساری زندگی تمہارے درمیان گزری ہے ان کی دیانت و صداقت کو تم جانتے ہو ۔ کفار سمجھتے ہیں کہ ہمارے یہ معبود اللہ کے دربار میں ہمارے سفارشی ہوں گے لیکن اس بات میں کوئی حقیقت نہیں

وَلَوۡ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسۡتِعۡجَالَهُمۡ بِالۡخَيۡرِ لَقُضِىَ اِلَيۡهِمۡ اَجَلُهُمۡ‌ؕ اور جس طرح لوگ ہم سے بھلائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں، اگر اللہ بھی لوگوں کو سزا دینے میں ایسے ہی جلدی کرتا تو ان کا مقررہ وقت کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا فَنَذَرُ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ سو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، انہیں ہم ان کی سرکشی میں حیران و سرگرداں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ﴿۱۱﴾ وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِهٖۤ اَوۡ قَاعِدًا اَوۡ قَآٮِٕمًا‌ۚ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنۡ لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ‌ؕ پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے اپنی کسی تکلیف کے پہنچنے پر کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کی نظر میں ان کے کئے ہوئے برے اعمال خوشنما بنا دیے جاتے ہیں ﴿۱۲﴾ وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا‌ ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا‌ ؕ بلا

شبہ ہم نے تم سے پہلے بہت سی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کی،
حالانکہ ان کے رسول ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے مگر وہ کسی طرح ایمان نہ
لائے کَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ہم گناہگاروں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں
﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰکُمۡ خَلٰٓئِفَ فِی الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنۡظُرَ کَیۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ پھر
ان قوموں کے بعد ہم نے تمہیں زمین میں ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے
اعمال کرتے ہو ﴿۱۴﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ
لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ هٰذَآ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری
آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جو لوگ روز قیامت ہمارے سامنے پیش ہونے کا یقین نہیں
رکھتے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیے یا کم از کم اس میں کچھ ترمیم ہی
کر دیجئے قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِیۡ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)!
آپ کہہ دیجئے کہ مجھے قرآن میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کرنے کا اختیار حاصل نہیں
ہے اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ۚ میں تو صرف اسی حکم کا اتباع کرتا ہوں جو میری
طرف وحی کیا جاتا ہے اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ اگر میں
نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۵﴾ قُلۡ
لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَیۡکُمۡ وَلَآ اَدۡرٰکُمۡ بِهٖ ۫ۖ آپ ان سے فرمادیجئے کہ اگر اللہ
چاہتا تو نہ میں تمہیں یہ قرآن پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تمہیں اس قرآن کی خبر دیتا فَقَدۡ
لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ اس قرآن کے نازل ہونے سے پہلے
بھی تو میں تمہارے درمیان اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ گزار چکا ہوں، آخر تم عقل سے کام

کیوں نہیں لیتے ؟ یہ ایک زبردست دلیل ہے مشرکین کے اس خیال کی تردید میں کہ یہ قرآن محمد (ﷺ) کا خود ساختہ ہے۔ قرآن کے نزول سے پہلے رسول اللہ (ﷺ) نے کبھی ایسی تعلیم و تربیت اور صحبت نہیں پائی جس سے آپ (ﷺ) کو قرآن میں دی گئی معلومات حاصل ہوتیں، یہ سب کچھ اللہ ہی کی مرضی اور منشاء کے مطابق بذریعہ وحی نازل کیا گیا ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ سو اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کی تکذیب کرے؟ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ یقیناً ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پایا کرتے ﴿۱۷﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اور یہ مشرک لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ کیا تم اللہ کو زمین و آسمان میں کسی ایسی چیز کے بارے میں بتانا چاہتے ہو جو اسے بھی معلوم نہیں اگر یہ اللہ کے حضور میں سفارشی ہوتے تو اسے ضرور معلوم ہوتا سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اللہ پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ ابتدا میں سارے انسان ایک ہی امت تھے، پھر ان کے درمیان آپس میں اختلافات پیدا ہو گئے وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اور اے پیغمبر (ﷺ)! اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں تو اس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہوتا ہر امت کے لئے مہلت کی ایک معیاد مقرر ہے، اس سے پہلے ان کے بارے میں ہلاکت کا فیصلہ نہیں کیا جاتا ﴿۱۹﴾

آیات نمبر 20 تا 27 میں کفار کا مطالبہ کہ ان پر بھی کوئی نشانی اتاری جائے۔ غیب کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے۔ یہ کفار جب کسی مشکل میں گرفتار ہوتے ہیں تو خالص اللہ ہی کو پکارتے ہیں لیکن جب اللہ انہیں اس مشکل سے نجات دے دیتا ہے تو سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اس دنیا کی عارضی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کے بعد زمین میں ہر طرف ہریالی ہو جائے اور پھر دفعتاً اللہ کا عذاب سب کچھ ختم کر دے۔ اللہ امن و سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ روز قیامت نیک اعمال کرنے والوں کے چہرے پر نہ سیاہی ہوگی اور نہ ذلت، اور وہ جنت میں ہوں گے۔ برے اعمال کرنے والوں کے چہروں پر ذلت چھائی ہوگی اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

وَ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ‌ۚ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانۡتَظِرُوۡا‌ ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ آپ فرمادیجئے کہ غیب کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے سو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ﴿۲۰﴾ رکوع [۲] وَ اِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ اِذَا لَهُمۡ مَّكۡرٌ فِىۡۤ اٰيَاتِنَا‌ ؕ اور جب ہم لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت سے آسائش کا مزا چکھاتے ہیں تو ہمارے احسان کو بھول کر فوراً ہماری آیات کی تکذیب شروع کر دیتے ہیں قُلِ اللّٰهُ اَسۡرَعُ مَكۡرًا‌ ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡكُرُوۡنَ آپ فرمادیجئے کہ اللہ اپنی تدبیروں میں کہیں زیادہ تیز ہے یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے تمہارے سب مکر و فریب کو لکھ رہے ہیں ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنۡتُمۡ فِى الۡفُلۡكِ‌ۚ وہ اللہ ہی ہے جو خشکی اور سمندر میں تمہارا سفر ممکن بناتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کبھی کشتی میں سوار ہوتے ہو وَجَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوۡا بِهَا جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ

كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ اور کشتی کے باد موافق کے ذریعے چلنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں تو یکایک مخالف ہوا کا ایک تیز جھونکا آجاتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھنے لگتی ہیں اور انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں تو اس وقت خالصتاً اللہ ہی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ کہ اے اللہ! اگر تو ہمیں اس مصیبت سے بچالے تو ہم ضرور تیرے شکر گزار بندے بن جائیں گے ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡجٰهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ پھر جب اللہ انہیں اس طوفان سے نجات دے دیتا ہے تو فوراً ہی زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۖ ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ اے لوگو! تمہاری اس سرکشی کا وبال صرف تم ہی پر پڑنے والا ہے، چند دن اس دنیا کی زندگی کا فائدہ اٹھا لو، پھر آخر تمہیں ہماری ہی طرف لوٹ کر واپس آنا ہے، پھر جو اعمال تم دنیا میں کرتے رہے ہو، ہم تمہارے سامنے رکھ دیں گے ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا يَاۡكُلُ النَّاسُ وَالۡاَنۡعَامُ ؕ دنیا کی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے زمین کی نباتات جسے آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں، خوب پھلی پھولی حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الۡاَرۡضُ زُخۡرُفَهَا وَازَّيَّنَتۡ وَظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَيۡهَاۤ ۙ اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ ؕ یہاں تک کہ زمین پر خوب بہار آگئی

اور کھیتیاں بن سنور گئیں اور اُس زمین والوں کو یہ پختہ یقین ہو گیا کہ اب اس ساری
پیداوار کے ہم ہی مالک ہیں، تو اچانک رات میں یا دن میں ہمارا حکم عذاب اس پر آنازل ہُوا
اور ہم نے اس پیداوار کو اس طرح جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا گویا وہ کل موجود ہی نہ تھی
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ اس طرح ہم غور و فکر کرنے والے
لوگوں کے لئے اپنی نشانیاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں یہی حال اس دنیا کی زندگی کا ہے کہ یہ
بالکل عارضی ہے اور کسی بھی وقت ختم ہو جائے گی، یہ محض امتحان ہے، انجام کار نیک اعمال
کرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں ہوں گے جبکہ نافرمان جہنم میں ہوں گے ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ
يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ اور اللہ تمہیں سلامتی والے گھر یعنی جنت کی طرف بلا رہا ہے
وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف
اس کی رہنمائی کرتا ہے ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌؕ جن لوگوں نے اچھے
اعمال کئے ان کے لئے ویسا ہی اچھا بدلہ ہو گا بلکہ اس بھی زیادہ ملے گا وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌؕ نہ ان کے چہروں پر سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِۚ
هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ یہی لوگ جنتی ہیں، وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيۡنَ
كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثۡلِهَا ۙ وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌؕ اور جن لوگوں نے برے
اعمال کیے انہیں صرف ان کی برائی کے برابر بدلہ ملے گا اور ان کے چہروں پر ذلت و رسوائی چھائی
ہوئی ہو گی مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍۚ کوئی انہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہ ہو گا
كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًاؕ ان کے چہرے ایسے سیاہ ہوں گے
گویا انہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِۚ هُمۡ
فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ یہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اس جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷﴾

آیات نمبر 28 تا 36 میں اس دن کا ذکر جب سب کو جمع کیا جائے گا تو ان مشرکین کے جھوٹے معبود ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔ یہ خود جانتے ہیں کہ اللہ ہی آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے اور وہی اس ساری کائنات کا نظام چلاتا ہے، لیکن اس کے باوجود ایمان نہیں لاتے۔ وہ صرف اللہ ہی ہے جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا، وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہ صرف اللہ ہی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کفار حق کی پیروی کرنے کے بجائے محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں

وَ یَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَ شُرَكَآؤُكُمۡ ۚ اور جس دن ہم ان سب کو اپنے حضور اکٹھا کریں گے پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے، ہم کہیں گے کہ تم اور وہ سب، جنہیں تم نے ہمارا شریک ٹھہرایا تھا اپنی جگہ کھڑے ہو جاؤ فَزَیَّلۡنَا بَیۡنَهُمۡ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِیَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ پھر ان کو علیحدہ کر دیا جائے گا، اور جنہیں یہ اللہ کا شریک سمجھتے تھے وہ ان سے کہیں گے کہ تم ہماری بندگی تو نہیں کرتے تھے ﴿۲۸﴾ فَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًۢا بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ لَغٰفِلِیۡنَ اب ہمارے اور تمہارے درمیان بس اللہ ہی گواہ ہے کہ ہم یقیناً اس بات سے بے خبر تھے کہ تم ہماری پرستش کرتے ہو ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ وَ رُدُّوۡۤا اِلَی اللّٰهِ مَوۡلٰىهُمُ الۡحَقِّ وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ اس وقت ہر شخص اپنے کئے ہوئے اعمال کو اپنے سامنے پائے گا اور یہ

سب لوگ اللہ کی طرف واپس لوٹائے جائیں گے جو ان کا مالک حقیقی ہے اور جو کچھ
افترا پردازیاں وہ کرتے رہے تھے انہیں سب بھول جائیں گی ﴿۳۰﴾ رکوع [۳] قُلْ مَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ
يُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ
اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے پوچھئے کہ وہ کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے
رزق دیتا ہے؟ تمہارے کان اور آنکھیں کس کے اختیار میں ہیں؟ وہ کون ہے جو زندہ
کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو اس کائنات کا نظام چلا رہا
ہے؟ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ یہ فوراً کہیں گے کہ وہ اللہ ہے،
تو آپ ان سے فرمایئے کہ پھر تم اس اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟ مشرکین بھی یہ بات
مانتے تھے کہ یہ سب کام اللہ ہی کرتا ہے ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ پس یہی
اللہ تو تمہارا حقیقی رب ہے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ
پھر سچائی کو پہچان لینے کے بعد بھی اسے نہ ماننا گمراہی نہیں تو اور کیا ہے، پھر تم حق کو
چھوڑ کر گمراہی کی طرف کیوں جا رہے ہو ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! اس طرح ان نافرمان
لوگوں کے حق میں آپ کے رب کی یہ بات ثابت ہو کر رہی کہ وہ کسی طرح بھی
ایمان نہیں لائیں گے ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! ان لوگوں سے پوچھئے کہ تمہارے ٹھہرائے ہوئے

شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرے پھر اسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردے؟ قُلِ اللّٰهُ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ آپ فرمادیجئے کہ یہ اللہ ہی ہے جو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ بھی زندہ کرے گا، پھر تم حق کو چھوڑ کر کہاں بھٹکے جارہے ہو؟ ﴿۳۴﴾ قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ‌ؕ آپ ان سے پوچھئے کہ تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو دین حق کا راستہ دکھا سکے قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَـقِّ‌ؕ آپ انہیں بتا دیجئے کہ صرف اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى‌ ۚ تو پھر جو دین حق کا راستہ دکھاتا ہو وہ پیروی کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو بغیر کسی کی رہنمائی کے خود بھی صحیح راستہ نہ پاسکے فَمَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کرتے ہو! ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا‌ ؕ اور ان میں سے اکثر لوگ محض اپنے قیاس و گمان کی پیروی کررہے ہیں اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡـئًا‌ ؕ حالانکہ حق بات کے سمجھنے میں قیاس و گمان بالکل مفید نہیں ہوسکتا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ بے شک اللہ ان اعمال سے باخبر ہے جو یہ کررہے ہیں ﴿۳۶﴾

آیات نمبر 37 تا 45 میں یہ وضاحت کہ قرآن کسی انسان کی بنائی ہوئی چیز نہیں ہے، اس کی پیشگوئیاں پچھلی کتابوں میں موجود ہیں، اگر یہ کفار سچے ہیں تو وہ اور ان کے جھوٹے معبود سب مل کر اس جیسی ایک سورۃ ہی بنا کر دکھا دیں۔ رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ جن لوگوں میں صلاحیت موجود ہے وہ ایمان لے آئیں گے لیکن جو اندھے اور بہرے بن چکے ہیں ان کے بارے میں آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ جس دن اللہ انہیں اپنے سامنے جمع کرے گا تو وہ خیال کریں گے کہ گویا وہ اس دنیا میں ایک دن سے بھی کم عرصے کے لئے رہے تھے۔ قیامت کو جھٹلانے والے نامراد ہوں گے۔

وَ مَا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَ تَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ یہ قرآن کریم ایسا نہیں ہے جسے اللہ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے بنا کر لا سکے بلکہ یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور احکام شرعیہ کی تفصیل بیان کرنے والا ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ﴿۳۷﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ؕ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو رسول اللہ (ﷺ) نے خود ہی بنا لیا ہے؟ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَ ادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا کر لے آؤ اور اپنی مدد کے لئے اللہ کے سوا جس کسی کو بلا سکتے ہو اسے بھی بلا لو ﴿۳۸﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا

بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اس قرآن کو جھٹلا رہے ہیں جو نہ تو ان کے علم کی گرفت میں آیا اور نہ جسے سمجھنے کے لئے کبھی غور و فکر کی زحمت ہی اٹھائی اور نہ ان پر اس کی حقیقت واضح ہوئی ہے

كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، پھر دیکھ لو ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا ﴿۳۹﴾

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو آئندہ اس قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور بعض ایسے ہیں جو اس پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے

وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ اور آپ کا رب ان مفسدوں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۰﴾ ع رکوع [۴]

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھے میرے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کا

اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـئُوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ جو کچھ میں کر رہا ہوں اس سے تم بری الذمہ ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں ﴿۴۱﴾

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو آپ کی باتوں کو بڑے غور سے سنتے ہیں

اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ لیکن کیا آپ کسی بہرے اور عقل سے محروم شخص کو اپنی بات سنا سکتے ہیں ﴿۴۲﴾

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ

اِلَيْكَ ؕ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر آپ کی طرف غور سے
تکتے رہتے ہیں اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ تو کیا آپ کسی
اندھے شخص کو راستہ دکھا سکتے ہیں جسے کچھ نظر نہ آتا ہو ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ حقیقت یہ ہے کہ اللہ
لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ
اور جس دن اللہ انہیں اپنے سامنے جمع کرے گا تو وہ خیال کریں گے کہ گویا وہ اس دنیا
میں ایک دن سے بھی کم عرصے کے لئے رہے تھے، وہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی
ہوں گے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ
بلاشبہ اس دن وہ لوگ بڑے خسارہ میں رہیں گے جو اس زندگی میں سمجھتے رہے کہ
قیامت کے روز اللہ کے سامنے کوئی حاضری نہیں ہو گی، اور وہ ہرگز راہ راست پر نہ
آئے ﴿٤٥﴾